



سوال

(422) قریبی رشتہ داروں پر خرچ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے والد کی تنخواہ دس ہزار ریال ہے جس میں سے ہم بہت ہی کم خرچ کرتے ہیں اور باقی میری والدہ جمع کر لیتی ہے۔ اس لیے کہ میری بہن کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی اور ہم ابھی تک پڑھائی سے بھی فارغ نہیں ہوئے میری دادی میرے ایک چچا کے گھر میں میری پھوپھیوں (جن میں سے دو کی شادی نہیں ہوئی اور ایک بغیر خاوند کے ہے) کے ساتھ رہتی ہے اور وہ ہماری طرح اچھی بھلی زندگی بسر کر رہی ہے۔

لیکن اس کے باوجود والد صاحب ان کی ماہانہ معاونت کرتے ہیں اور انہیں خرچہ وغیرہ دیتے ہیں اور والد صاحب کے کھیت بھی ایک چچا کے کنٹرول میں ہیں جس کی آمدنی وہ خود ہی استعمال کرتے ہیں تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میرے والد صاحب پر کتنا کچھ واجب ہے کہ وہ ماہانہ خرچ انہیں دیں آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ وہ سب اچھی بھلی زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان سب کے بھائی اور بہنیں زلیورات اور دیگر املاک کے بھی ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرنے کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ جسے عمومی یا اوپر والا نسب کہا جاتا ہے اور اس میں آباء و اجداد خواہ وہ لگنے ہی اوپر تک ہوں (مثلاً دادا پڑا دادا یا اس کے بھی اوپر) اسی طرح اولاد خواہ وہ کتنی ہی نیچے تک ہو سب شامل ہیں تو ان پر تین شرطوں کے ساتھ خرچ کرنا واجب ہے۔

1۔ ان میں سے جس پر بھی خرچ کیا جا رہا ہے وہ فقیر ہو اور کسی چیز کا مالک نہ ہو یا پھر جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اس کے لیے کافی نہیں اور نہ ہی وہ کمانے کی طاقت رکھتا ہے۔

2۔ خرچ کرنے والا خود غنی ہو اور اس کے پاس اپنی اور بیوی بچوں کی ضرورت سے زائد مال موجود ہو۔

3۔ دین ایک ہو یعنی سب مسلمان ہوں۔

2۔ مذکورہ بالا عزیز و اقارب کے علاوہ دوسرے غیر عمومی رشتہ داروں پر خرچ کرنا اس وقت واجب ہوتا ہے ان میں مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ ساتھ درج ذیل شرط بھی پائی جاتی ہو۔

جس پر خرچ کیا جا رہا ہے خرچ کرنے والا اس کا وارث بن سکتا ہو۔

لہذا اس بنا پر اگر آپ کے چچا اور والد خراج کرنے کی طاقت رکھتے ہیں تو سب آپ کی دادی پر خرچ کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ احسان کے مسئلے کو نہ بھولیں اور پھر قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرنا تو دوہرے اجر کا باعث ہے اس لیے کہ اس میں ایک تو صلہ رحمی ہے اور دوسرا صدقہ ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ:

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الصدقة علی المسکین صدقة، وہی علی ذی الرحم انتان: صدقة وصلہ"

"مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنے میں دو چیزیں شامل ہیں یعنی صدقہ اور صلہ رحمی۔" (صحیح، صحیح ابن ماجہ 1494 المشكاة 1939۔ ترمذی 658۔ کتاب الزکاة باب ماجاء فی الصدقة علی ذی القرابة ابن ماجہ 1844۔ کتاب الزکاة باب فضل الصدقة نسائی 2582۔ احمد 17/4۔ حمیدی 263/2۔ ابن حبان 833 الموراد دارمی 397/1۔ ابن ابی شیبہ 47/4 حاکم 407/1۔ بیہقی 27-7)

اور آپ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی یاد رکھیں۔

وَمَا نَفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخَفِّضُهُ وَيُؤَخِّرُهُ الزُّزْقِينَ ۚ ۲۹ ... سورة سبا

"اور تم جو بھی خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تمہیں اور زیادہ عطا کرتا ہے اور وہ اللہ ہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔"

لہذا قریبی رشتہ دار پر خرچ کرنا اور پھر والد پر تو بہت زیادہ باعث برکت ہے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اپنی طرف سے اجر و ثواب بھی عطا فرماتے ہیں۔ اس لیے آپ کو تو اس پر خوش ہونا چاہیے کہ آپ کے والد اپنی والدہ اور بہنوں پر خرچ کرتے ہیں اور آپ انہیں اس پر مزید ابھاریں کہ وہ اور زیادہ خرچ کیا کریں اور آپ کے چچاؤں سے سہقت لے جانے کی کوشش کریں تاکہ ان سے افضل بن سکیں۔

رہا مسئلہ خرچ کرنے کی مقدار کے بارے میں تو اس کے متعلق ہماری گزارش ہے کہ یہ خرچ کرنے والے کی طاقت اور جس پر خرچ کیا جا رہا ہے اس کی ضرورت کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مٰذَا يُنْفِقُوْنَ ۗ قُلْ مَا نَفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَلَیْوَدُّنَّ وَاَلۡاٰقِرۡبٰنَ ۙ ۲۱۵ ... سورة البقرۃ

"آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم جو بھی خیر و بھلائی کے ساتھ خرچ کرو وہ ماں باپ اور رشتہ داروں۔۔۔ کے لیے ہے۔" (شیخ محمد المنجد) حد ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 508



محدث فتویٰ